قصیدہ بُردہ شریف (مترجم)

کے فضائل و برکات

امام علامہ محمد شرفُ الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ
(وصال ۶۹۶ ہجری)

سیلانی ویلفیئر کا تعارف ایک نظر میں

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ کا افتتاح بمطابق 5 مئی 1999ء، 19 محرم الحرام 1420 ہجری بروز بدھ کو ہوا۔

سیلانی ویلفیئر کے آغاز کا مقصد دکھیاری امت مسلمہ کی زندگی کے ہر شعبہ میں خدمت کا عزم ہے۔

الحمدللہ! اس کا قیام تقویٰ کی بنیاد پر کیا گیا تھا جس کا صلہ رب کریم نے یہ عطا فرمایا کہ یہ کام بڑھتا چلا گیا۔

آج بفضلہ تعالیٰ انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک زندگی کے 63 شعبہ جات قائم ہو چکے ہیں۔

الحمدللہ! آج ملک پاکستان کے 3 شہروں (کراچی، حیدرآباد اور فیصل آباد) میں 70 سے زائد مقامات پر 63 ہزار افراد میں روزانہ خورد و نوش کی اشیاء کے ساتھ ضروریاتِ زندگی کی تمام چیزیں فی سبیل اللہ فراہم کر رہا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر تقریباً ایک لاکھ (100,000) افراد روزانہ ادارے سے استفادہ کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ہر ماہ تقریباً 300 بچیوں کی شادی، تقریباً 5,000 ہزار گھرانوں کی ماہانہ کفالت کی جاتی ہے، اس کفالت میں ماہانہ راشن، الیکٹرک بل، گیس کے بل، اسکول فیس، شادیوں کا انتظام، بچوں کے اسکول میں نئے سال کے تعلیمی اخراجات میں تعاون بھی کیا جاتا ہے۔

ادارہ مختلف طریقوں سے لوگوں کو روزگار فراہم کر رہا ہے جیسا کہ منی کیپ رکشہ، ٹھیلے، چھوٹے کاروبار اور نوکری کے مختلف ذرائع میں مدد کر کے روزگار فراہم کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ 25 ہزار تک قرضہ حسنہ دے کر مالی امداد اور روزگار میں تعاون بھی کیا جاتا ہے۔ اسی روزگار اسکیم کے تحت اور اب تک 500 رکشے مستحقین کو دیے جا چکے ہیں۔

اسی روزگار کا دوسرا شعبہ ملازمت میں ادارہ شہر بھر کے کارخانوں، تجارتی مراکز، ملوں، فیکٹریوں، لوگوں کے بنگلوں سے ملازمت حاصل کرنے کے بعد روزانہ تقریباً 100 سو افراد کو ملازمت فراہم کی جاتی ہیں۔

لوگوں کو ہنر مند بنانے کے لئے مختلف ٹیکنیکل شعبہ جات میں 31 کورسز کروائے جارہے ہیں تاکہ لوگ عزت کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے روزی کمانا سیکھیں اور لوٹ مار، ڈاکہ زنی، چوری ڈکیتی کی وارداتیں ختم ہو جائیں۔ ان کورسز کرنے والے حضرات سے کوئی فیس نہیں لی جاتی بلکہ ان کے کھانے پینے اور کرایہ کے اخراجات میں تعاون کیا جاتا ہے اور جو لوگ اپنے گھروں کے کفیل ہیں ادارہ ان کی ماہانہ کفالت کا اہتمام بھی فرماتا ہے۔

اسی طرح مختلف ہسپتالوں میں 6500 مریضوں کا علاج معالجہ کی سہولت، ہر طرح کے ٹیسٹ، آپریشن، ادویات، اور معذورین کے آلات فراہم فی سبیل اللہ فراہم کیے جاتے ہیں۔

ابھی تک نادار لوگوں کو تقریباً 300 ذاتی پختہ مکانات مکمل سہولیات کے ساتھ تعمیر کر کے نادار لوگوں کو فراہم کیے جاچکے ہیں۔ یہ مکانات نیو کراچی، سرجانی ٹاؤن کے قریب خدا کی بستی میں بنائے گئے ہیں، اور ابھی سیلانی آباد اسکیم کے نام سے 172 ایکڑ پر تقریباً 1200 مکانات پر مشتمل رہائشی منصوبہ کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔

کمر توڑ مہنگائی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے سیلانی ویلفیئر نے ایسے یوٹیلٹی اسٹورز کی سہولت فراہم کی ہے جس میں روز مرہ کی ضروری اشیاء 25% سے 50% رعایت کے ساتھ دی جاتی ہیں۔

جہالت کو ختم کرنے کے لیے شعبۂ تعلیم میں 1200 سے زائد تعلیمی اداروں میں 10 ہزار سے زائد بچے اور بچیوں میں دینی اور دنیاوی تعلیم کی فراہمی جاری ہے۔

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ کے 63 شعبہ جات

(۱) مستحقین میں دو وقت کا کھانے کی فراہمی

(۲) یوٹیلٹی اسٹور میں سستی اشیاء کی فراہمی

(۳) رعائتی نرخ پر دودھ اور تازہ ڈبل روٹی کی فراہمی

(۴) گوشت کی فراہمی

(۵) اجتماعی قربانی کے ذریعے سال بھر گوشت کی نعمت سے محروم افراد کی خدمت

(۶) یتیموں، بیواؤں کی کفالت

(۷) سفید پوش افراد کے ساتھ تعاون

(۸) ضروری اجناس کی فراہمی

(۹) راشن کی فراہمی

(۱۰) گھروں کے ایڈوانس میں معاونت

(۱۱) گھروں کے کرایہ میں معاونت

(۱۲) قرضداروں کو قرض سے خلاصی

(۱۳) ماہانہ تنخواہوں کا انتظام

(۱۴) سالانہ امپلائز الاونسز

(۱۵) امام و مؤذن الاونسز

(۱۶) اسکالرشپ برائے طلباء

(۱۷) سیلاب، زلزلے، آندھی، طوفان اور دیگر آفات میں مستحق خاندانوں کی کفالت

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ کے 63 شعبہ جات

(۱) مستحقین میں دو وقت کا کھانے کی فراہمی

(۲) یوٹیلٹی اسٹور میں سستی اشیاء کی فراہمی

(۳) رعائتی نرخ پر دودھ اور تازہ ڈبل روٹی کی فراہمی

(۴) گوشت کی فراہمی

(۵) اجتماعی قربانی کے ذریعے سال بھر گوشت کی نعمت سے محروم افراد کی خدمت

(۶) یتیموں، بیواؤں کی کفالت

(۷) سفید پوش افراد کے ساتھ تعاون

(۸) ضروری اجناس کی فراہمی

(۹) راشن کی فراہمی

(۱۰) گھروں کے ایڈوانس میں معاونت

(۱۱) گھروں کے کرایہ میں معاونت

(۱۲) قرضداروں کو قرض سے خلاصی

(۱۳) ماہانہ تنخواہوں کا انتظام

(۱۴) سالانہ اسپلائز الاونسز

(۱۵) امام و مؤذن الاونسز

(۱۶) اسکالرشپ برائے طلباء

(۱۷) سیلاب، زلزلے، آندھی، طوفان اور دیگر آفات میں مستحق خاندانوں کی کفالت

(۳۷)شادی میں کھانے کی فراہمی (۳۸)جہیز کی فراہمی

(۳۹)شرعی مسائل بذریعہ فون (۴۰)میٹنگ ایریا۔ ٹی کورٹ

(۴۱)اسلامک ریسرچ سینٹر (۴۲)مکتبہ سیلانی

(۴۳)تعبیر الرؤیا (۴۴)مقدس اوراق

(۴۵)تجہیز و تکفین کی فراہمی (۴۶)پانی کے انتظامات کا شعبہ

(۴۷)ضروری اشیاء کی فراہمی (۴۸)صدقہ بکرا سروس

(۴۹)شجرکاری (۵۰)قیدیوں کو قانونی مدد

(۵۱)قیدیوں کو کھانے کی فراہمی (۵۲)زکوۃ، فطرہ، فدیہ کا شعبہ

(۵۳)استخارہ کا شعبہ (۵۴)روحانی اجتماعات

(۵۵)اسماء الاطفال (۵۶)اوراد و وظائف بذریعہ فون

فیوچر پلاننگ

(۵۷)سیلانی CNG بس سروس

(۵۸)یتیم خانہ (کفیل)

(۵۹)سیلانی فائر فائٹنگ اور ریسکیو سروسز

(۶۰)سیلانی کالجز و یونیورسٹیز کا قیام

(۶۱)اسلامی مائیکرو فنانس بینک کا نظام

(۶۲)سیلانی ماس ٹریننگ اینڈ جاب کریشن پروگرام

(Saylani Mass Training & Job Creation Program)

(۶۳)شجرکاری، ایگریکلچر فارم، بمع کیٹل فارم، ڈیری فارم، پولٹری فارم، فش فارم، ویجیٹیبل فارم

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

ذات وصفات باری تعالٰی کی پہچان اور خداوند کریم کی حمد وثناء جس طرح حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمائی کائنات میں بے مثل وبے نظیر ہے۔ یونہی سرکار والا تبار ﷺ کی تعریف وتوصیف جسطرح بارگاہ الوھیت سے ہوئی اس طرح مخلوق کا آپکی شان کا اظہار ناممکن ومحال ہے۔ شمع رسالت کے پروانے خواہ صحابیت کے درجے پر فائز ہوں یا تابعیت کی خلعت سے سرفراز ہوں یا دور کی غلامی کے شرف سے مشرف ''طوبٰی سبع مرات'' کا مصداق ہوں اپنے آقا ومولٰی کی مدح سرائی کرتے رہے اور بارگاہ ورسالت میں نذرانہ نعت پیش کرتے آئے ہیں۔

حدیث مبارکہ میں ہے۔

طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ

(مشکاۃ مع مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۰)

یعنی جس نے میری زیارت کی اور ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے اور جس نے میری زیارت نہیں کی اور ایمان لائے انکے لئے ساتھ خوشخبریاں ہیں۔

نثر میں نعت کہنے والے تو سبھی مسلمان ہیں البتہ منظوم نعت کے حوالے سے نعت گوشعراء کے امام، حضرات صحابہ میں سے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے شان رسالت منظوم طور پر بیان فرمائی یہ سلسلہ دور رسالت سے جاری وساری ہے اور جاری وساری رہیگا،''انشاءاللہ۔

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر اونچا ہے تیری بول ہے بالا تیرا

یہ حقیقت ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ ادیب اور قادر الکلام شعراء جب بارگاہ رسالت میں نعت گوئی ومدح سرائی کیلئے لب کشائی کرتے ہیں اور پھر جب سرکار ذی شان سرور کون ومکان کی رفعت وشان اور اپنے کلام کوملاحظہ کرتے ہیں زبان حاصل وقال سے پکار اُٹھتے ہیں۔

لا یمکن ثناء کما کان حقہ
بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناءخواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ، خلق کا آقا کہوں تجھے

بارگاہ رسالت میں پیش کردہ قصائد کی تعداد معلوم کرنا تو انتہائی دشوار ہے البتہ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (صاحب قصیدہ بردہ) کے عہد تک ہزار ہا قصائد منصۂ شہود پر آئے جو سرکار ﷺ کے محاسن ومحامد سے بھرپور ہیں مگر مصر کے اس شہرہ آفاق شاعر، نابغہ روزگار عالم اور دنیائے عشق ومحبت کے نامور جلیل القدر حدی خواں حضرت علامہ شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن سعید بن حماد بن عبداللہ بوصیری کے قصیدہ مبارکہ (جسکا اصل نام "الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ" ہے البتہ اسکا مشہور نام قصیدہ بردہ کو خود سید الکونین ﷺ نے صاحب قصیدہ امام بوصیری کی زبانی خواب میں سنا، چادر انعام میں عطا فرمائی تمام بدنی اور روحانی بیماروں سے نجات عطا فرمائی اور پھر سب سے بڑھکر اپنے ثناخوانوں میں منفرد اور ممتاز مقام سے سرفراز فرمایا۔

علماو مشائخ، صوفیاء واولیاء نے ہر دور میں اسے حرز جان بنایا صالحین امت اس قصیدہ مبارکہ کو پڑھتے پڑھتے بارگاہ نبوی میں درجات حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور حقیقت حال یہ ہے اس تاریخی قصیدے نے جہاں عشاق ومحبین کو روحانی غذا سے نوازا وہیں صاحب قصیدہ کو آسمان شہرت کا تابندہ ستارہ بنادیا۔

ناظم القصیدہ علامہ شرف الدین محمد بوصیری مصری رحمۃ اللہ علیہ مصر کے ایک قریہ

بوصیر کے رئیس اعظم اور علوم عربیہ کے تبحر عالم فصاحت و بلاغت میں ایسے مشہور معروف تھے کہ آپ کے زمانے میں اپنی نظیر آپ تھے۔

ابتداء عمر میں آپ اپنی خداداد قابلیت اور تبحرِ علم کی وجہ سے سلاطین اسلامیہ کے مقرب و محبوب رہے۔

ایک روز آپ دربار سلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ ایک بزرگ ملے اور انہوں نے علامہ بوصیری سے سوال کیا کہ تم نے حضور ﷺ کی کبھی خواب میں زیارت کی یا نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔ میں آج تک حضور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا پھر علامہ فرماتے ہیں کہ اس جواب کے بعد سے میرے دل میں حضور کا عشق اور محبت کا جذبہ اتنا متلاطم ہوا کہ میں اپنے دل میں اس محبت کے سوا اور کچھ محسوس نہ کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور سرکار ذی شان کی خصوصی عنایت کے طفیل اُسی شب مجھے جمال جہاں آراء محبوب دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے حضور کو جماعت صحابہ کے ساتھ اس شان سے دیکھا جیسے چاند ستاروں میں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے دل کو اس ہستی مقدس کی محبت سے بھرپور اور زیارت بابرکت کے سرور سے محظوظ و مسرور پایا۔ اس کے بعد ایک ساعت کیلئے اُس نور مجسم کی محبت مجھ سے علیحدہ نہ ہوئی اور محبت و سرور کے عالم میں میں نے چند قصیدے لکھے (چنانچہ قصیدہ مضریہ اور ہمزیہ اسی زمانے کے لکھے ہوئے ہیں)۔

اس کے بعد ایک روز اچانک مجھے فالج پڑا۔ اور میرا نصف حصہ بے حس ہو گا اس مصیبت کی حالت میں میرے ضمیر نے مشورہ دیا کہ ایک قصیدہ حضور کی مدحت میں لکھوں اور اُس کے ذریعہ اُس باب الشفاء سے اپنے لے شفا طلب کروں چنانچہ اُسی حالت میں میں نے اس قصیدہ مبارکہ کو لکھا۔

فارغ ہونیکے بعد جب سویا تو خواب میں اُس سید کونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور اسی خواب کے عالم میں میں نے یہ قصیدہ حضور کے سامنے پڑھا بعد اختتام قصیدہ میں نے دیکھا کہ سرکار ﷺ میرے اعضاء حقیرہ پر اپنے دست نوری کو پھیر رہے ہیں اور صلے میں ایک بردیمانی (یمنی چادر) عطا فرمائی۔ جب بیدار ہوا تو میں نے اپنے آپ کو بالکل صحتیاب پایا اور جسم پر فی الواقع وہ مبارک چادر موجود تھی جو شب کو عطا فرمائی گئی تھی اس خوشی اور فرحت و مسرت میں علی الصباح میں اپنے گھر سے نکلا تو راستہ میں شیخ ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ الصدیق ملے جو اپنے وقت کے قطب الاقطاب تھے اور مجھے فرمانے لگے اے امام وہ قصیدہ سناؤ جو حضور ﷺ کی مدحت میں تم نے تالیف کیا ہے چونکہ اس قصیدہ شریف کا علم سوا میرے کسی کو نہ تھا میں نے اُن سے عرض کیا۔ حضرت کون سا قصیدہ آپ چاہتے ہیں۔ میں نے حضور کی مدحت میں کئی قصائد لکھے ہیں۔

شیخ ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ قصیدہ سناؤ جس کا مطلع یہ ہے۔

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

میں نے حیرت سے عرض کیا اے ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ! یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے یاد کیا میں نے یہ قصیدہ سوا اپنی سرکار کے کسی کو اب تک نہیں سُنایا ہے۔ ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اے بوصیری! یہ قصیدہ گذشتہ رات میں نے اُس وقت سُنا جب تم دربار رسالت پناہ ﷺ میں عرض کر رہے تھے اور حضور ﷺ اس قصیدہ کو سُن کر اظہار پسندیدگی کے لئے پھلوں سے بھری ہوئی ڈالی کی طرح ایسے تمایل وتحرک فرما رہے تھے جیسے وہ ڈالی نسیم ریاح کی حرکت سے ہلنے لگتی ہے۔ بوصیری فرماتے ہیں۔ کہ یہ سن کر میں نے علی الفور وہ قصیدہ ان کو خدمت میں پیش کیا بس اس کے بعد شہر بھر میں خبر عام ہوگئی۔

ہوتے ہوتے یہ خبر ملک الظاہر کے وزیر بہاؤ الدین تک پہنچی انہوں نے قصیدہ شریف کی نقل لی اور عہد کیا کہ اس قصیدہ مبارکہ کو روزانہ برہنہ پاؤں اور برہنہ سر کھڑے ہو کر سنوں گا۔ چنانچہ اس برکت سے اُن کے دین و دنیا کے بہت سے کام پورے ہوئے اور مصیبتیں ختم ہوئیں۔

پھر سعد الدین وزیر موصوف کے فرمان نویس کو آشوب چشم ہوا۔ حتی کہ بصارت جاتے رہنے کا اندیشہ ہوگیا خواب میں کسی نے کہا کہ بہاؤ الدین سے بردہ (چادر) لے کر آنکھوں سے لگایئے وہ تشریف لے گئے اور خواب بیان کیا کہ بہاؤ الدین نے کہا بردہ تو معلوم نہیں ہاں حضور سید پر نور ﷺ کی ایک نعت میرے پاس ہے جو شفاء امراض میں خاص اثر رکھتی ہے چنانچہ سعد الدن نے وہ قصیدہ لیا آنکھوں سے لگایا اور پڑھا علی الفور صحت یاب

ہو گئے ایسا ہی صاحب عطر الوردہ نے نقل کیا۔ (خلاصہ از طیب الوردہ صفحہ نمبر 22 تا 24)

عربی قصائد کی خصوصیت یہ ہے کہ عام طور پر انکی ابتداء عشقیہ مضامین سے ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ بتدریج اصل مضمون کی طرف رجوع ہوتا ہے۔

جسمیں عموماً عاشق اپنے ہجر کی داستان کو بیان کرتا ہے اور اس دوران محبوب کے تصور میں اسکی ہستی اور بارگاہ کی دلی وجذباتی کیفیات کا اظہار کرتا ہے۔ کہ میرا معشوق اسی مقام پر رہتا تھا وہ یہاں کی گلی کوچوں میں چلتا پھرتا اپنا بچپن اور جوانی یہیں گزاری تھی۔ وہاں کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے ایک حسین منظر پیش کرتا ہے وہاں کی خاک اس کیلئے سرمہ بینائی کا کام دیتی ہے۔

وہ اسی کشمکش میں آہیں بھرتا اور گریہ وزاری کرتا ہے اور اپنے حسین مرض کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر اس کے دوست احباب سمجھ جاتے ہیں کہ یہ مرض عشق ہے اور وہ ہر طرح اس کو سمجھاتے اور دلاسا دیتے ہیں جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا آخر میں وہ ان سب نصیحتوں کی بجائے ان سے التجا کرتا ہے کہ وہ بہ عجز واحترام اس کا سلام شوق اور اس کی بے بسی اور درد کا حال محبوب تک پہنچا دیں۔

صاحب قصیدہ علیہ الرحمۃ نے بھی اپنے محبوب کا اور محبت کا اظہار کئے بغیر اپنے عالم خیال اور دیوانگی میں "مدینہ منورہ" کے اطراف واکناف کی پہاڑیوں اور کھنڈروں کوہ اضم اور موضع ذی سلم میں گھومتے رہتے ہیں۔ اندھیری رات میں بجلی کی چمک کے سہارے

ان کو دیار حبیب ﷺ کے آثار نظر آجاتے ہیں اور وہ بے تاب ہو جاتے ہیں۔اب وہ اپنے محبوب کی یاد میں جو دونوں جہاں کے محبوب ہیں اپنے آپ کو نہایت حقیر سمجھ کر اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہیں اور اس کو تزکیہ نفس اور آخرت کیلئے کار خیر اور عبادت الٰہی کی دعوت دیتے ہیں تا کہ سردار دو عالم ﷺ کی سچی محبت میں مزید آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا کرے اس لئے کہ ان کو اس پاک نبی علیہ السلام کی ریاضت اور عبادت کا خیال آجاتا ہے اور فرماتے ہیں کہ میں نے اس ذات اقدس کا جن کی محبت کا دم بھرتا ہوں انکی سنتوں میں سستی کر کے بڑا ظلم کیا ہے۔ جو تمام رات یاد الٰہی میں مشغول رہتے حتی کہ پائے مبارک ورم کر جاتے اور فاقوں کے سبب سردار دو جہاں ﷺ اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے۔ جبکہ آپکی شان تو اس قدر ارفع واعلیٰ ہے اور اآپکے اختیارات اس قدر وسیع ہیں کہ بحکم خدا پہاڑ سونے کے بن کر آپ کے پاس حاضر ہوئے کہ آپ ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کریں لیکن آپ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی۔اب یہاں سے کیف عشق احمدی ﷺ میں ڈوب کر رسول اکرم ﷺ کے شمائل اور اخلاق حمیدہ کے سچے موتی پرونے لگتے ہیں اور پھر میلاد مبارک و معراج شریف اور معجزات نبویہ کا ذکر نہایت خوبصورتی ا رفصاحت سے بیان فرماتے ہیں خصوصاً قرآن کریم جو بظاہر خود ایک عالی شان معجزہ ہے اس کی تعریف وتوصیف کے بعد غزوات و جہاد اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایثار، وفا، اور بہادری کے بیان کے بعد طلب مغفرت اور نہایت موثر مناجات اور درود و سلام پر

قصیدہ کو ختم فرماتے ہیں۔

اس قصیدۂ مبارکہ کا اصل نام

”الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ“

لیکن اس کا مشہور نام ”بردہ“ ہے۔ اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس قصیدے میں نبی اکرم ﷺ کی نعتیں اور صفات بیان کی گئی ہے ان صفات کو ”بردہ“ (چادر) قرار دیا گیا ہے، کیونکہ صفات نے چادر کی طرح آپ کے جسم اقدس کا احاطہ کیا ہوا ہے گویا یہ قصیدہ وہ لباس ہے جو سرکار دو عالم ﷺ کے بدن اطہر پر سجا ہوا ہے۔

بعض علماء نے اس کا نام ”بُردیۃ“ یاء نسبت کے ساتھ بیان کیا ہے، کیونکہ جب علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ نبی اکرم ﷺ کو سنایا تو آپ نے اپنی چادر مبارک انہیں عطا فرمائی اور اس کی برکت سے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ تندرست ہو گئے۔ جس طرح حضور جانِ نور ﷺ نے حضرت کعب بن زہیر کو ”قصیدہ بانت سُعاد“ سنانے پر چادر عطا فرمائی تھی۔

بعض علماء نے اس کا نام ”بُرءۃ“ بتایا ہے، یہ تسمیۃ السبب باسم المسبب کے قبیلے سے ہے ”بُرءۃ“ کا معنی ہے تندرستی اور شفا، چونکہ اس قصیدے کی برکت کے سبب انہیں شفاء ملی تھی اس لئے اس کا نام ہی ”بُرءۃ“ رکھ دیا گیا۔

اس قصیدہ مبارکہ کے آداب تلاوت میں علماء فرماتے ہیں کہ اس قصیدہ کے پڑھنے میں چند شروط و آداب کا لحاظ لازمی ہے ورنہ اگر نتیجہ میں فائدہ ظاہر نہ ہو تو قصیدہ کی بے اثری نہ سمجھی جائے بلکہ اپنی غلطی پر اس کا محمول کرے چنانچہ علماء فرماتے ہیں کہ امام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے تا کہ اس کی برکت سے زیارتِ سرکارِ ابد قرار ﷺ حاصل کریں۔ ایک مدت تک پڑھا۔ مگر زیارت سے مشرف نہ ہوئے تو انہوں نے اپنے شیخ کامل کی خدمت میں عرض کیا کہ اس میں کیا راز ہے آپ نے جواب دیا۔ غزنوی! شاید تم اُس کی شرائط کی رعایت نہیں کرتے علامہ غزنوی نے عرض کیا نہیں حضور میں خاص رعایت اور توجہ سے پڑھتا ہوں۔ تو اُن کے شیخ نے مراقبہ کیا اور فرمایا غزنوی زیارت نہ ہونے کا جو راز ہے وہ معلوم ہو گیا وہ یہ ہے کہ تم وہ دُرود نہیں پڑھتے جو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ پر اس قصیدہ کو سناتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور وہ دُرود یہ ہے۔

مَـوْلَایَ صَـلِّ وَسَـلِّـمْ دَائِـمًـا اَبَـدًا
عَـلٰـی حَبِیْبِکَ خَیْـرِ الْـخَـلْـقِ کُـلِّهِمِ

فضائل قصیدہ بردہ شریف

اور اس قصیدہ میں اس دُرود کا پڑھنا ہی خاص سر (راز) ہے علماء فرماتے ہیں کہ شرائط قرآت میں اوّل یہ ہے کہ

(۱) باوضو ہو۔

(۲) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر پڑھیں۔

(۳) تصحیح الفاظ میں خاص کوشش کرے اور زبر زیر کا لحاظ رکھے۔

(۴) جو شعر پڑھے اُس کے معنی و سمجھتا ہو اس لئے کہ دُعا کے لفظوں کو اگر نہ سمجھتا ہو تو اُس کی تاثیر میں کمی ہو جاتی ہے۔

(۵) ہر شعر کو شعر کی طرح پڑھا جائے نثر کی طرز پر نہ پڑھا جائے۔

(۶) تمام قصیدہ اوّل حفظ ہو۔ پھر معمول بنالے۔

(۷) جو اس کی قرائت کرے اور ورد بنائے وہ پہلے کسی ماذون (اجازت یافتہ) سے اجازت حاصل کرے۔

(۸) قصیدہ کے اوّل اور آخر میں مخصوص وہ دُرود پڑھا جائے جو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار والا ﷺ میں پڑھا تھا یعنی۔

مَـوْلَایَ صَـلِّ وَسَـلِّـمْ دَائِـمًـا اَبَـدًا

عَـلٰـی حَبِیْبِکَ خَیْـرِ الْـخَـلْـقِ کُـلِّهِمِ

یہ شرائط علامۃ الفہامہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ کے شارح شیخ خرپوتی مفتی مدینہ خرپوت نے اپنی شرح میں نقل فرمائیں۔

اور صاحب الشوارد الفردہ نے سلسلہ سہروردیہ کے قاعدہ کے تحت تلاوت کا طریقہ یوں لکھا ہے کہ مجھ کو اپنے والد ماجد میر سید علی بخاری سہروردی علیہ الرحمۃ سے اس کی اجازت ہے۔

تلاوت کا طریقہ یوں لکھا ہے کہ:

(۱) جس دن شروع کرنا ہو۔ حسبِ حیثیت ایک یا چند محتاجوں کو کھانا کھلائیں اور کھانا میٹھا، نمکین دونوں طرح کا ہونا چاہیے۔ اوّل اُس کھانے پر حضور ﷺ کے وسیلہ سے صاحبِ قصیدہ کی فاتحہ ہو۔

(۲) صاف اور خوشبودار لباس پہن کر قصیدہ شروع کیا جائے۔

(۳) جس شعر میں حضور ﷺ کا نامِ نامی آئے اُس کی تین بار تکرار کی جائے اور درود پڑھا جائے۔

(۴) روزانہ ایک خاص معین وقت پر ورد کیا جائے۔

(۵) آسانی ہو تو ہر ماہ کے آغاز میں مذکورہ طریقے کے مطابق کھانا کھلایا جائے۔

(۶) قصیدہ شروع کرنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھا جائے۔

☆☆☆☆

شیخ ابراہیم باجوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصیدہ کی شرح عربی میں بعض ابیات (شعروں) کے جو فوائد و تاثیرات بیان کئے ہیں وہ مختصراً درج ذیل ہیں۔

(۱) اَمِنْ تَذَكُّرِ. اَمْ هَبَّتِ ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں تو بہت جلد عربی زبان سیکھ لیں گے۔

(۲) نَعَمْ سَرٰى. جو شخص بعد نماز عشاء پڑھ کر سوجائے تو خواب میں رسول مقبول ﷺ

کی زیارت نصیب ہوگی۔

(۳) مُحَمَّدٌ. هُوَ الْحَبِيْبُ جو شخص ان ابیات (شعروں) کی مواظبت کرے گا مظائب و آفات سے محفوظ رہے گا۔ جو مبتلائے مصائب پڑھے اور رسول اللہ ﷺ کا توسل اختیار کرے مصائب فوری رفع ہو جائیں گے۔

(۴) دَعَا اِلَى اللهِ. ہر نماز کے بعد یہ شعر برائے حفظ ایمان و امان دس مرتبہ پڑھے اور شروع میں یہ درود پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ ط

(۵) فَاقَ النَّبِيِّنَ سے لَوْ نَاسَبَتْ تک ان ابیات کا دشمنانِ دین سے جہاد اور بحث و مناظرہ کے وقت قوتِ قلب اور شدت و غلبہ کے لئے پڑھنا بے حد مفید ہے۔

(۶) لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ. فَذَاكَ حِيْنَ یہ ابیات امراض سینہ کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کوری سکوری پر لکھ کر اسے جوشاندہ سوس (ملیٹھی) سے دھو کر پئیں انشاء اللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔

(۷) تَبَارَكَ اللهُ. كَمْ اَبْرَاَتْ یہ شعر صرع (مرگی) اور فالج و دیگر امراض کیلئے اکسیر ہیں (مصروع) مرگی زدہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ان ابیات کو لکھے و تیز نیلے کپڑے پر لکھ کر اس کا فتیلہ بنائے اور اس کو جلا کر مصروع کی ناک میں دھواں دے فوری ہوش آجائے گا اور صحت حاصل ہوگی۔ اور دوبارہ یہ مرض نہ ہوگا۔ اگر ہو تو یہ ابیات قرآن

کی کسی آیت کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالیں تو عجائب نظر آئیں۔ اور فالج زدہ ان ابیات کو لکھ کر اپنے جسم پر ملیں اور پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھ جسم پر ملیں تو انشاء اللہ صحت کلی حاصل ہو جیسا کہ رسول مقبول ﷺ نے ناظم قصیدہ کے ساتھ کیا۔ اور تندرست آدمی بھی پڑھ کر اپنے ہاتھ جسم سے مل لے تو انشان اللہ فالج سے محفوظ رہے۔

(۸) كَمْ جَدَلْتُ. كَفَاكَ ان ابیات کا تعویذ بنا کر بچوں کے گلے میں ڈالا جائے تو ان کا حافظہ تیز اور فہم زیادہ ہو وہ آسیب اور تمام اثرات وامراض سے محفوظ رہیں۔

(۹) خَدَمْتُهٗ سے وَلَمْ اُرِدْ تک ان ابیات کو گلاب وزعفران سے لکھ کر دھو کر سانپ بچھو اور کوئی اور زہریلا جانور کاٹے تو اس کو پلائیں انشاء اللہ تعالیٰ زہر فوراً اتر جائے اور اس کا اثر زائل ہو جائے۔

(۱۰) یَااَکْرَمَ سے فَاِنَّ مِنْ تک پڑھ کر جس مقصد کے لئے بتوسل حضور ﷺ دعا کرے قبول ہوگی۔ اس کے علاوہ دیگر ابیات کے فوائد وبرکات بھی ہیں لیکن اس مختصر سی کتاب میں ان کے ذکر کی گنجائش نہیں۔

غرضیکہ حسنِ عقیدت سے بپاسِ آداب بشرطِ طہارت اس قصیدہ کا پڑھنا بے حد نافع اور مستجاب قبول ہے۔ جس کی دلیل اور شہادت اسی ایک بات سے ملتی ہے کہ مدح رسول ﷺ میں تمام قصائد سے کہیں زیادہ یہ قصیدہ بے حد مقبول اور شہرۂ آفاق ہے اور تمام ممالک عرب وعجم میں بکثرت پڑھا جاتا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قاری وسامع کو اور ہم سب کو اس کی برکتوں اور فوائد سے فیضیاب فرمائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ

وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ

سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِّلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ

يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا

ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَآءِ

يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ

يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ اَنْتَ

الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَ

شُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ وَنُوْرُ

الْقَمَرِ يَآ اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ

اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰٓى

اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ

الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ ط

اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ

مَاْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ ط

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے جو مخلوق کو عدم سے پیدا کرنے والا ہے پھر درود ہو نبی کریم ﷺ پر جو ہمیشہ سے برگزیدہ ہیں۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

میرے مولیٰ درود اور سلام ہمیشہ ہمیشہ بھیج اپنے محبوب ﷺ پر جو تمام مخلوق میں افضل و برتر ہیں۔

1

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

کیا تو نے مقام ذی سلم کے ہمسایوں کی یاد میں آنسوؤں (جو تیری آنکھوں میں ہیں) کو خون سے ملا دیا ہے۔

2

أَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ

وَأَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمٍ

یا مقام کاظمہ کی طرف سے ہوا چل رہی ہے یا تاریک رات میں کوہ اضم سے بجلی چمک رہی ہے۔

3

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا

وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

کیا ہوا تیری آنکھوں کو کہ اگر تو انہیں کہتا ہے کہ تھم جا تو زیادہ بہنے لگتی ہیں اور کیا ہوا تیرے دل کو اگر تو اسے کہے سنبھل جا تو زیادہ غمگین ہو جاتا ہے۔

4

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

کیا عاشق یہ خیال کرسکتا ہے کہ رازِ محبت اس کے اشکِ رواں اور دلِ مضطرب کے ہوتے ہوئے چھپ سکے گا۔

5

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَّلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اگر تجھے محبت نہ ہوتی تو کھنڈرات پر کیوں آنسو بہاتا اور بان و پہاڑ کی یاد میں کیوں راتوں کو جاگتا۔

6

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

تو کس طرح اپنے عشق سے انکار کرسکتا ہے جبکہ آنسو اور بیماری تیرے عشق پر گواہ ہیں۔

7

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَةٍ وَّضَنًی
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰی خَدَّیْکَ وَالْعَنَمِ

اور تو کیسے انکار کرے جبکہ غم نے تیرے رخساروں پر دو نشان آنسو اور کمزوری کے مثل گلاب زرد اور درخت غم کے نمایاں کر دیئے ہیں۔

8

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ
وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

ہاں رات کو محبوب کا خیال آیا اور اس نے مجھے بے قرار کر دیا واقعی محبت کی لذتیں زندگی کو غم سے فنا کر دیتی ہیں یا ان میں حائل ہو جاتی ہیں۔

9

یَالَآئِمِیْ فِی الْهَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً
مِّنِّیْٓ اِلَیْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اے قبیلہ عذرہ کی محبت میں مجھے ملامت کرنے والے میں تیرے سامنے اپنی مجبوری کا عذر پیش کرتا ہوں اور اگر تو منصف ہے تو مجھے ملامت کبھی نہ کرے گا۔

10

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

تمھارے سوا اور لوگوں تک بھی میری محبت کا چرچا پہنچ چکا ہے۔ اب نہ تو میرا راز چغلخوروں اور عیب جو سے پوشیدہ رہ سکتا ہے اور نہ میرا یہ مرضِ محبت دور ہو سکتا ہے۔

11

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ أَسْمَعُهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

تو نے مجھے بے غرض نصیحت کی لیکن میں اسے سننے والا نہیں کیوں کہ عشق کی آگ عاشق کو اعتراض کی آواز سے بہرہ کر دیتی ہے۔

12

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلٍ
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

بے شک میں عار کرتا ہوں بڑھاپے سے جو زبان حال کے ساتھ میرا ناصح ہے اور نافرمانی رکھتا ہوں یا ملامت سے محفوظ رہتا ہوں اس بڑھاپے کی نصیحت پر عمل کر کے اور بڑھاپے کے ہوتے تکلیفوں کا نشانہ نہ بننا بہت بعید ہے۔

فصل دوم : خواہشات نفس کی مذمت

13

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

بے شک میرا نفسِ امارہ جو بدی کی طرف مائل کرتا ہے اپنی جہالت سے ڈرانے والے بڑھاپے کی نصیحت کو حاصل نہیں کرتا۔

14

وَلَآ اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى

ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اور ایسا مہمان جو بے خبر و بلا درخواست میرے سر پر آپہنچا تو میرے نفسِ امارہ نے اعمالِ حسنہ سے اس کی کوئی آؤ بھگت نہیں کی۔

15

لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّيْ مَا اُوَقِّرُهٗ

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں گناہوں سے نہیں بچ سکتا تو بہتر یہ تھا کہ میں بالوں کو وسمہ لگا لیتا تاکہ لوگ مجھ پر بایں ریش طعن نہ کرتے۔

16

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِہَا
کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

کیا کوئی شخص میرے لئے اس امر کا ذمہ لیتا ہے کہ میرے نفس کی سرکشی کو روکے جو گمراہی میں مبتلا ہے۔ جس طرح سرکش گھوڑوں کو لگام سے روکا جاتا ہے۔

17

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَہْوَتِہَا
اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَہْوَۃَ النَّہِمِ

یہ نہ سمجھ کہ زیادہ گناہ کرتے کرتے طبیعت گناہوں سے سیر ہو کر ترک گناہ کی طرف مائل ہو جائے گی کیونکہ زیادہ کھانے سے حرص کھانے کی بڑھ جاتی ہے۔

18

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُہْمِلْہُ شَبَّ عَلٰی
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْہُ یَنْفَطِمِ

نفس کی مثال اس شیر خوار بچے کی طرح ہے۔ جس کو اگر تو دودھ پینے پر چھوڑ دے تو وہ دودھ کی محبت ہی میں جوان ہوگا اور تو اگر اسے دودھ پینے سے روک دے تو وہ رک جاتا ہے۔

19

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

نفس کو اپنی خواہش سے روک اور ڈر اس بات سے کہ تو اسکو اپنا حاکم نہ بنا دے کیونکہ ہوائے نفس جس پر غالب آجاتی ہے یا تو اسے مار ڈالتی ہے یا نکما کر دیتی ہے۔

20

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِى الْاَعْمَالِ سَآئِمَةٌ
وَّاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اور نگاہ رکھ اس نفس پر عمل کے چراگاہ میں اگر حد سے تجاوز کر کے چراگاہ کو لذیذ سمجھے تو چرنے سے روک

21

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السُّمَّ فِى الدَّسَمِ

نفس کئی خواہشوں کو اسطرح بنا سنوار کر آدمی کے سامنے پیش کرتا ہے جو اس کے لئے باعثِ ہلاکت ہوتی ہیں وہ نہیں سمجھتا کہ بعض دفعہ مرغن ولذیذ کھانوں میں زہر ملا ہوتا ہے۔

22

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شَبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

بھوک اور شکم سیری کے اندرونی نقصانوں سے ڈرتا رہ کیونکہ بسا اوقات بھوک شکم سیری کی نسبت زیادہ بری ہوتی ہے۔

23

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اپنی آنکھ سے جو حرام سے پُر ہو چکی ہے رو رو کر آنسو بہا اور اس توبہ پر جو ندامتِ گناہ کے بعد تو نے کی ہے ثابت قدم رہ۔

24

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس اور شیطان کی پوری پوری مخالفت کر اور ان کا کہنا نہ مان اگر وہ یہ کہیں کہ ہم محض خیر اندیشی سے یہ نصیحت کرتے ہیں تو بھی ان کو جھوٹا سمجھ۔

25

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور نہ پیروی کر نفس اور شیطان کی فریقِ مخالف بنے اور منصف۔ تو فریقِ مخالف اور منصف کے دھوکے اور فریب سے واقف ہے۔

تین مرتبہ پڑھیں

26

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِىْ عُقُمٍ

ایسے کلام سے جس پر میں خود کاربند نہیں ہوں میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں خدا کی قسم نصیحت بے عمل کرنا گویا بانجھ عورت کی طرف اولاد کو منسوب کرنا ہے۔

27

اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِىْ لَكَ اسْتَقِمِ

میں نے تجھے حکم کیا بھلائی کا اور خود اس پر کاربند نہ ہوا تو کیا اثر میرے اس قول کا کسی پر کہ قائم رہے۔

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً 28

وَّلَمْ اُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

میں نے مرنے سے پہلے نوافل کا کچھ توشہ حاصل نہیں کیا نہ میں نے نماز فرض کے سوا کوئی نماز پڑھی اور نہ فرض روزوں کے سوا کبھی روزے رکھے۔

فصل سوم : ثنائے نورِ مجسم ﷺ

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَى الظَّلَامَ اِلٰی 29

اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

ترک کیا میں نے ان کے طریقے کو جنہوں نے اندھیری راتوں میں شب بیداری فرمائی یہاں تک کہ ظاہر ہوگئی قدمین مبارک پر تکلیف ورم کی۔

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهٗ وَطَوٰى 30

تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

وہ ذاتِ اقدس ﷺ جس نے بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ کو کسا اور اپنے نازک پہلو پر پتھر باندھا۔

31

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

سونے کے بلند پہاڑوں نے سرکارِ ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پھسلانا چاہا پس آپ ﷺ نے نہایت استغناء ظاہر فرمایا۔

32

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَى الْعِصَمِ

حضور ﷺ کے زہد کو ضرورتوں نے اور مضبوط کر دیا۔ اس لئے کہ ضرورتیں پرہیزگاری اور عصمتِ مآبی پر غالب نہیں آسکتیں۔

33

وَكَيْفَ تَدْعُوْٓا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تُخْرَجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کس طرح ممکن ہے کہ ایسی ذات اقدس واطہر کو اس کی ضرورت دنیا کی طرف بلائے کہ اگر آپ ﷺ پیدا نہ ہوتے تو دنیا ہی عدم سے وجود میں نہ آتی

تین مرتبہ پڑھیں

34

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

سرکار ﷺ سردار اور ملجا ہیں دنیا و آخرت کے اور جن وانس کے اور دونوں جماعتوں سے عرب سے اور عجم سے۔

35

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَآ اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم دینے والے نبی۔ فرمانے والے ایسے ہیں کہ آپ ﷺ کا مثل کوئی نہیں۔ صدقِ وعدہ میں ہاں اور نہ میں

36

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہی حبیب لبیب ﷺ ہیں کہ امید کی گئی ہے ان کی شفاعت کی ہر شدت اور مصیبت کہ جو غلاموں پر نازل ہو چکی ہے۔

37

دَعَا اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ
مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمٖ

آپ ﷺ نے لوگوں کو خدا کی طرف بلایا پس جو لوگ آپ ﷺ کے دامانِ عالی سے وابستہ ہیں وہ (درحقیقت) ایسی مضبوط رسی پکڑے ہوئے ہیں۔ جو ٹوٹنے والی نہیں

38

فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٖ

حضور ﷺ حسن صورت اور حسین سیرت میں سب پیغمبروں پر سبقت لے گئے اور کوئی پیغمبر علیہ السلام بھی حضور ﷺ کے رتبہ معرفت اور سخاوت تک نہیں پہنچا

39

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمٖ

تمام پیغمبر علیہم السلام حضور ﷺ کے دریائے معرفت اور بارانِ رحمت سے پانی کے چلو یا قطرہ آب کی درخواست کرتے ہیں۔

40

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمُ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْمِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

تمام انبیاء علیہم السلام حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنے اپنے رتبے پر کھڑے ہوئے ہیں اور اس حد کو حضور ﷺ کی حد رتبہ سے وہ نسبت ہے جو نقطے کو علم سے اور اعراب کو کتاب سے ہوتی ہے۔

41

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پس آپ ﷺ وہ ہیں کہ جن کی صورت و سیرت مکمل ہوگئی پھر رب کریم نے آپ ﷺ کو اپنا دوست منتخب کیا۔

42

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

آپ ﷺ بالاتر ہیں اس امر سے کہ خوبی اور صفات میں کوئی آپ ﷺ کا شریک ہوسکے اور آپ ﷺ کا جوہر حسن آپ ﷺ کے سوا کسی دوسرے میں منقسم نہیں۔

43

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَکِمْ

جو کچھ نصاریٰ نے اپنے پیغمبر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ادعیٰ کیا (یعنی خدا کا بیٹا کہا) اس کو چھوڑ دے باقی جو تیرا جی چاہے بحالت مداح سرکار ﷺ کی فضیلتوں کو بیان کر اور اچھی طرح بیان کر

44

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

پس نسبت کر اس ذاتِ والا کی طرف جتنا تو چاہے تعظیم و شرف سے نسبت کر تو ان کے مرتبے کی طرف جتنا تو چاہے عظمتوں سے

45

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

بے شک رسول اللہ ﷺ کے فضائل کی کوئی حد نہیں جسکو بولنے والا بیان کر سکے۔

46

لَوْنَا سَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا
اَحْيٰى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

اگر تو ہمارے نبی ﷺ کی قدر و منزلت کو برابر ان کے معجزات عظیمہ کے دیکھے تو زندہ کر دیتا ان کا نام پاک جبکہ پکارا جاتا بے نشان اور بوسیدہ ہڈیوں کو

47

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

حضور علیہ السلام نے بوجہ اس شفقت کے جو ہم سے رکھتے ہیں ایسی چیزوں سے جنکے سمجھنے میں لوگوں کی عقلیں حیرت زدہ ہو جائیں ہم کو آزمائش اور محنت میں نہیں ڈالا۔ اس لئے نہ تو ہم شک و وہم میں پڑے اور نہ حیرت زدہ ہوئے۔

48

اَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

مخلوقات حضور علیہ السلام کی حقیقت سمجھنے سے عاجز ہو گئی اور حضور علیہ السلام کے قرب و بعد میں ایسا کوئی نہیں جو آپ ﷺ کے آگے عاجز اور لاجواب نہ ہو گیا ہو۔

49

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

حضور ﷺ کی مثال آفتاب کی سی ہے جو دور سے تو آنکھوں میں چھوٹا دکھائی دیتا ہے اور نزدیک سے آنکھ کو خیرہ کر دیتا ہے۔

50

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

کیونکر جان سکتا ہے کوئی دنیا میں حقیقت محمدیہ ﷺ کو جبکہ دنیا کی قوم ایک خواب غفلت میں سو رہی ہے۔

تین مرتبہ پڑھیں

51

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهٗ بَشَرٌ
وَأَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

پس ہمارے علم کا منتہی حضور ﷺ کی حقیقت کی نسبت صرف یہی کافی ہے کہ آپ ﷺ انسان ہیں اور تمام انسانوں سے افضل ہیں۔

52

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمٖ

جس قدر انبیاء علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے وہ در حقیقت آپ ﷺ ہی کے نور سے حاصل ہوئے۔

53

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِى الظُّلَمِ

سرکار ﷺ آفتاب فضل الٰہی ہیں اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس آفتاب نبوت سے مستفیض ہونے والے ستارے جو لوگوں پر اپنی نصیحتوں ہدایتوں کی روشنی زمانہ تاریک میں دکھاتے ہیں

54

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِى الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَآئِرَ الْاُمَمِ

یہاں تک جب یہ آفتاب کمال روشن ہوا تو اس کی روشنی تمام دنیا پر پھیل گئی اور اس نے گروہ کو زندہ کیا۔

55

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

ہمارے حضور ﷺ کی جسمانی ساخت اللہ نے کس قدر دل آویز بنائی ہے۔ اور اس کو خوش اخلاقی نے کیسی زینت دی کہ چہرۂ زیبا سے آثار مسرت ظاہر ہیں۔

56

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَّالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

حضور ﷺ تازگی میں کلی بزرگی میں چودھویں رات کے چاند اور بخشش میں دریا اور ہمت میں زمانہ ہیں۔

57

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ
فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

جب حضور ﷺ تنہا ہوں تو دیکھنے والے کو یوں نظر آئیں کہ اپنے لشکر میں ہیں۔

58

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

حضور علیہ السلام کی گویائی اور تبسم کی معدن یعنی لب و دندان مبارک کی تشبیہ اس درِ شاہوار سے ہو سکتی ہے جو صدف میں پوشیدہ ہے۔

59

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

کوئی خوشبو اس خاکِ پاک کی برابری نہیں کر سکتی جو حضور علیہ السلام کے جسم مطہر کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

فصل چہارم : میلاد النبی علیہ السلام

60

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهِ

يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

حضور علیہ السلام کی جائے ولادت نے جسم مبارک کی خوشبو ظاہر کی۔ سبحان اللہ! اے لوگو! دیکھو حضور علیہ السلام کی جائے ولادت اور مدفن اقدس دونوں کیسے پاک اور خوشبودار ہیں۔

61

يَوْمَ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

یومِ ولادت کو فراست سے اہلِ فارس نے جان لیا کہ یہ دن اُن پر بلا و مُصیبت کے نازل ہونے کا ہے۔

62

وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

شاہِ ایران کا محل پھٹ کے رہ گیا اور پھر دُرست نہ ہوسکا۔ جس طرح لشکرِ کسریٰ پھر منتظم نہ ہوا۔

63

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کدوں کی آگ آہِ سرد ہوگئی اور نہرِ فرات کی آنکھ یعنی منبع بہنے سے رک گیا۔

64

وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِ

اور جب کہ خشک ہو گیا دریائے ساوہ تو اہل ساوہ ساحل سے شدت تشنگی میں غصے سے لوٹے۔

65

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّ بِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

گویا کہ آتش غم میں آگ نے پانی سے نمی حاصل کی ہے اور پانی نے آگ سے حرارت حاصل کر کے خشکی اختیار کی۔

66

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَّالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

جن سرکار علیہ السلام کی نبوت پر شہادت دے رہے ہیں اور آپ ﷺ کی نبوت کے انوار چمک رہے ہیں اور صداقت معنیً ولفظاً ظاہر ہو رہی ہے۔

67

عَمُوا وَصَمُّوا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

کفار اندھے بہرے ہو گئے نہ خوشخبری کا اعلان سنا نہ ڈرانے والی بجلیاں دیکھ سکے۔

68

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

وہ جان بوجھ کر اندھے اور بہرے ہو گئے جبکہ ان کے کاہنوں نے اس بات سے آگاہ کر دیا تھا کہ ان کا دین باطل اور غیر قائم ہے۔

69

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْاُفْقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

کفار ایسے اندھے اور بہرے ہو گئے کہ باوجود یہ کہ انہوں نے آسمان سے ستاروں کو اسطرح گرتے دیکھا جسطرح کہ زمین پر بت اوندھے گر رہے تھے۔ (لیکن پھر بھی صاحب ایمان نہ ہوئے)

70

حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ مُنْهَزِمٌ

مِّنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْٓا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

حتیٰ کہ وحی کے راستے سے شیاطین ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنے لگے۔

71

کَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ

اَوْ عَسْکَرٌ بِالْحَصٰی مِنْ رَّاحَتَیْهِ رُمِ

گویا شیاطین بھاگنے میں لشکر ابرہہ کی مانند تھے یا اس لشکر کی مثال جو حضور علیہ السلام کے دست مبارک کی کنکریوں سے مارا گیا۔

72

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِیْحٍ بِبَطْنِهِمَا

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَآءِ مُلْتَقِمِ

حضور علیہ السلام نے ان سنگریزوں کو اس حال میں کہ وہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں تسبیح کر رہے تھے اس طرح پھینکا جس طرح رب کائنات نے یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا تھا

فصل پنجم : حضور علیہ السلام کے معجزات مبارکہ

73

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِيْ إِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

سرکار علیہ السلام کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے بغیر پاؤں کے تنے کے سہارے چلتے ہوئے حاضر ہوئے۔

74

كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

گویا وہ درخت ایک خط کھینچتے ہوئے آرہے تھے اوران کی شاخیں مابین السطور خوبصورتی پیدا کررہی تھیں۔

75

مِثْلَ الْغَمَامَةِ أَنّٰى سَارَ سَائِرَةً

تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِيْ

وہ درخت سایہ فگن ہوتا ہے ہراس مقام پر جہاں آپ علیہ السلام جلوہ افروز ہوتے اور آپ ﷺ کو دوپہر کی جلتی دھوپ سے محفوظ رکھتا۔

76

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ
مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

میں شق شدہ چاند کی قسم کھاتا ہوں کہ اُسے کسبِ نور میں حضور علیہ السلام کے قلبِ مُبارک سے نسبت ہے اور یہ میری قسم مبرور ہے۔

77

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَّكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

غارِ ثور نے کیا احاطہ کیا منبع فضائل و کرم کا اور کافروں کی آنکھیں اُس نور کو دیکھنے سے اندھی رہیں۔

78

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِيَا
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

سراپائے صدق غار میں جلوہ فرما تھے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور سانپ کے ڈسنے سے آپ متورم بھی نہ ہوئے اور مشرکین وہاں دیکھ بھال کر یہ کہتے ہوئے چل دیے کہ اس غار میں کوئی نہیں ہے۔

79

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

کفار نے یہ گمان کیا کہ جس غار میں اشرف المخلوقات نے قیام فرمایا اس پر نہ تو مکڑی جالا تن سکتی ہے اور نہ ہی کبوتری انڈے دے سکتی ہے۔

80

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

خالق کائنات کی حفاظت نے دہری زرہوں اور بلند قلعوں کی پناہ سے بے نیاز کر دیا تھا۔

81

مَا سَامَنِى الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

جب کبھی زمانے نے مجھے تکلیف دی تو میں نے حضور ﷺ کی حمایت حاصل کر لی اور ظلم زمانے سے محفوظ رہا۔

82

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

میں نے جب کبھی آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ سے دین و دنیا کی دولت کی خواہش کی تو مجھے فی الفور اس بہترین ہاتھ سے منہ مانگی مراد مل گئی۔

83

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

حضور ﷺ کی اس وحی کا انتظار نہ کر جو خواب میں آپ ﷺ پر آئی اس لئے کہ ان کا قلب ایسا پاک ہے کہ آنکھیں سو جائیں وہ نہیں سوتا۔

84

فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور خواب میں وحی کا آنا اس وقت سے تھا جب آپ ﷺ بلوغ نبوت کے قریب ہو چکے تھے۔ پس ایسی حالت میں جب آپ ﷺ پورے بالغ ہیں وحی سے انکار کی گنجائش نہیں۔

85

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَّلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمٍ

سبحان اللہ! وحی اپنی کوشش سے حاصل ہونے والی چیز نہیں اور نہ نبی ﷺ پر غیب کی خبروں میں کوئی اتہام لگایا جا سکتا ہے۔

تین مرتبہ پڑھیں

86

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

بارہا اچھے ہو گئے بیمار انکی ہتھیلی کے مس سے اور آزاد ہو گئے حاجت مند جنوں کے پھندے سے۔

87

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِى الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

آپ ﷺ کی دعا نے خشک سال کو ایسا سرسبز و شاداب کر دیا کہ وہ سرسبز سالہائے زمانہ کی پیشانی کی زیب و زینت ہو گیا۔

88

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

قحط سالی ایک بارش سے دفع ہوئی اور بارش ایک ابر کی وجہ سے ایسی برسی کہ دیکھنے والا گمان کرتا تھا کہ یہ دریا کا طوفان یا سیلاب اور جل تھل ہے۔

فصل ششم : شرفِ قرآن

89

دَعْنِیْ وَوَصْفِیَ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

چھوڑ مجھے اور حضور ﷺ کی تعریف کرنے دے۔ اگرچہ وہ فی الواقع اتنے روشن ہیں جیسے مہمان کی آگ پہاڑ پر روشن ہوتی ہے۔

90

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَّلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

اگرچہ بکھرے ہوئے موتیوں کی قدر و قیمت کچھ کم نہیں ہو سکتی لیکن ان کے پرونے اور ہار بنانے سے ان کی خوبصورتی بڑھ جایا کرتی ہے۔

91

فَمَا تَطَاوَلَ اٰمَالُ الْمَدِيْحِ اِلٰى
مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

کیوں کہ حضور ﷺ کی ذات میں جو اخلاق اور شمائل حسنہ ہیں وہ اس قدر عالی پایا ہیں کہ مدح ومداح کی امیدیں ان کو گردن اٹھا کر نہیں دیکھ سکتیں۔

92

اٰيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

آیاتِ قرآن جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہیں باعتبار تلفظ اور نزول کے حادث ہیں اور باعتبار اسکے کہ موصوف بالقدم کی صفت ہے قدیم ہیں۔

93

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

وہ آیاتِ قرآنیہ کسی زمانے کے ساتھ ملی ہوئی نہیں ہیں۔ لیکن ہم کو آخرت اور قوم عاد اور قبیلہ ارم سے اطلاع دیتی ہیں۔

94

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِّنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزۂ قرآن ہمارے پاس ہمیشہ کے لئے ہے تو یہ معجزہ تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزوں سے فائق ہے اس لئے کہ وہ معجزے جو انبیاء علیہم السلام لائے وہ ہمیشہ نہ رہے۔

95

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِّذِىْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

آیاتِ الٰہیہ خود حاکم اور ایسا فیصلہ کرنے والی ہیں کہ اختلاف کرنے والے کیلئے کوئی شبہ باقی نہیں چھوڑتیں نہ ان کے فیصلے میں کسی منصف کی حاجت رہتی ہے۔

96

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَى الْاَعَادِىْ اِلَيْهَا مُلْقِىَ السَّلَمِ

قرآن کی آیتوں سے کبھی سخت دشمن نے محاربہ نہ کیا مگر یا غضب ناک ہو کر لوٹا یا سلامتی سے اسے قبول کیا۔

97

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰی مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحُرَمِ

آیاتِ قرآنیہ کی بلاغت نے مخالف کے دعوے کو اس طرح رد کیا جس طرح غیرت مند انسان کسی بدکردار کو اپنے حرم میں داخل ہونے سے روکتا ہے۔

98

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

قرآن کی آیتیں کئی معانی پر مشتمل ہیں جو موجِ دریا کی طرح ایک دوسرے کی مؤید ہیں اور وہ خوبصورتی اور قیمت میں گوہرِ دریا سے کئی گنا بڑھ کر ہیں۔

99

فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَآئِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَی الْاِكْثَارِ بِالسَّاَمِ

آیاتِ قرآنیہ کے عجائبات نہ گنے جا سکتے ہیں اور نہ جمع کیے جا سکتے ہیں اور باوجود کثرتِ تلاوت کے ان سے ملال دامن گیر نہیں ہوتا۔

100 قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

پڑھنے والے کی آنکھیں اسکے پڑھنے سے ٹھنڈی ہوتی ہیں اور میں اسے کہتا ہوں کہ تو فتح یاب ہو گیا اس اللہ کی رسی کو پکڑے رہ۔

---

101 اِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى
اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

اگر تو ان آیات قرآنیہ کو نار جہنم کے خوف سے تلاوت کرے تو بے شک اسکے سرد چشمے دوزخ کی گرمی کو بجھا دیں۔

---

102 كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ كَالْحُمَمِ

گویا آیات قرآنیہ حوضِ کوثر ہیں جس سے قیامت کو گناہ گاروں کے چہرے منور ہو جائیں گے حالانکہ حوض پر آنے سے پہلے وہ کوئلوں کی طرح سیاہ ہونگے۔

103 وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآن کی آیتیں انصاف ظاہر کرنے کیلئے مثلِ میزان یا پل صراط کے ہیں اور اسکے بغیر لوگوں میں عدل وانصاف قائم نہیں رہ سکتا۔

---

104 لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

حاسد پر اس وجہ سے کہ وہ پورا ذہین وفہیم ہے اور پھر دیدہ ودانستہ آیاتِ قرآنیہ سے کیوں انکار کرتا ہے تعجب مت کر۔

---

105 قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ
وَّيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

کیوں کہ آنکھ کبھی آشوب کی وجہ سے سورج کی روشنی کو برا سمجھتی ہے اور کبھی منہ کی بیماری کے باعث پانی کا مزہ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

فصل ہفتم : معراج النبی ﷺ

106 يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ
سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے بہترین ان کے جن کے گھروں پر حاجتمند لوگ دوڑتے ہوئے اور مصیبت زدہ لوگ اونٹوں پر سوار ہو کر حاضر ہونے کا عزم کرتے ہیں۔

---

107 وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَّمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اے وہ ذاتِ اقدس جس کا وجود عبرت حاصل کرنے والے کے لئے بڑا نشان ہے اور جس کا مبعوث ہونا غنیمت جاننے والے کے لئے بڑی نعمت ہے۔

---

108 سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

آپ ﷺ رات کو حرم مکہ سے مسجد اقصیٰ تک اس طرح تشریف لے گئے جس طرح چاندرات کو تاریکئ شب میں چلتا ہے۔

109 وَبِتَّ تَرْقىٰ اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِّنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

اور رات میں چڑھے آپ ﷺ یہاں تک کہ اس منزل پر پہنچے جس منزل تک انسان و ملک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ اس منزل تک پہنچنے کی آرزو کر سکتا ہے۔

---

110 وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

تمام انبیاء و رُسل علیہم السلام نے وہاں حضور علیہ السلام کو اپنا پیشوا بنایا جس طرح آقا اپنے خادموں کا پیشوا بنایا جاتا ہے۔

---

111 وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

آپ علیہ السلام ہی تو تھے کہ جس لشکر میں آپ ﷺ علم بردار تھے اس کی معیت میں سات آسمانوں کو طے کیا۔

112

حَتّٰٓى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

مِّنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمِ

آپ ﷺ یہاں تک چڑھے کہ کسی چڑھنے بڑھنے والے کو موقع بلند ہونے اور چڑھنے کا باقی نہ رہا۔

113

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

جب آپ ﷺ معراج کیلئے مفرد علم کی طرح بلائے گئے تو آپ ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام کے مقامات کو اپنی منزلتِ عالیہ کے مقابلے میں پست کر دیا۔

114

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ

عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

یہ ندا اس لئے تھی کہ آپ ﷺ کو وصل حاصل ہو جو عین الخلائق سے پوشیدہ رہے اور آپ ﷺ اس رازِ مخفی سے واقف ہوں کہ جس پر کبھی کوئی عارف آگاہ نہیں ہوا۔

115 فَحُزْتَ كُلَّ فِخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَّجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

پس نتیجہ اس ملاقات کا یہ ہوا کہ آپ ﷺ نے ہر قسم کی عزت بلا شرکت غیرے حاصل کی اور ہر ایک مقام سے بلا مزاحمت گذر گئے۔

---

116 وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُّتَبٍ
وَّعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمِ

بہت بڑی عظمت والی ہے وہ شان جن کے آپ ﷺ مالک بنائے گئے مراتب سے اور مشکل ہے سمجھنا اس نعمت کا جو آپ ﷺ کو دی گئی نعمتوں سے۔

تین مرتبہ پڑھیں

117 بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

مسلمانوں مژدہ ہے کہ ہمارے پاس خدا کی رحمت کا ایسا پختہ ستون ہے جو گر نہیں سکتا حضور ﷺ کے ذات گرامی کا۔

118 لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ

بِاَكْرَمِ الرُّسْلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

جب کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہماری اصلاح اور دعوت اسلام کے لئے بھیجا تو وہ تمام انبیاء علیہم السلام میں اکرم الانبیاء ہیں تو انکے پیروکار اکرم الامم ہو گئے۔

فصل ہشتم : جہادِ النبی ﷺ

119 رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَآءُ بِعْثَتِهٖ

كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

دشمنانِ دین کے دل آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبروں سے ایسے ڈرے جیسے شیر کی آواز بکریوں کو بے خبری میں پریشان کر کے بھگا دیتی ہے۔

---

120 مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمٍ

حضور ﷺ کفار سے ہر میدان میں مقابلہ آرا رہے یہاں تک کہ نیزہ مجاہدین کے ذریعے ان کے گوشت ایسے کر دیئے جیسے تختہ قصاب کا گوشت۔

121 وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهٖ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

کفار بھاگنا چاہتے تھے اور یہ وقت آگیا تھا کہ یہ خواہش ہوتی کہ اے کاش وہ گوشت کے ایسے ٹکڑے بن جاتے جنہیں مردار خور جانور اور گدھ لے اڑتے۔

---

122 تَمْضِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

راتیں گزر رہی ہیں اور کفار سوائے ان مہینوں کی راتوں کے جن میں جنگ منع ہے شمار کرنا نہیں جانتے۔

---

123 كَأَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ إِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

مذہب اسلام گویا ایک مہمان تھا جو ان کے گھر آیا اور ایسے سرداروں کے ساتھ آیا جو دشمنوں کے گوشت کے مشتاق تھے۔

124
يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِي بِمَوْجٍ مِّنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

وہ ضیف معظم لشکروں کا دریا لے کر گھوڑوں پر سوار نیزوں اور تیروں کی موجودگی سے بہادروں کے ساتھ دشمن سے ٹکراتا ہے۔

125
مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُوْ بِمُسْتَأْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

فرزندانِ اسلام سے ہر ایک مطیع حکم تھا۔ اللہ سے امید اجر رکھتا تھا اور دشمن پر حملہ ان کی جڑ اکھاڑنے کو اور کفر کی جڑیں کھود پھینکنے کو ہوتا تھا۔

126
حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِّنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

یہاں تک کہ ملت اسلامیہ کی ان کی بدولت یہ حالت ہوگئی کہ پہلے وہ سب سے جدا اور غریب الوطن تھی۔ اور اب گویا بڑی برادری اور عزیز و اقارب والی ہوگئی۔

127

مَكْفُولَةً أَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ
وَّخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

ملت اسلامیہ ہمیشہ کیلئے محفوظ ہے ہر دشمن سے بسبب حضور ﷺ کے ابویت اور بعلیت کے کہ باپ کی طرف سے یتیم اور شوہر کی طرف سے بیوہ نہیں ہوسکتی۔

128

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَاٰوْ مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

فرزندانِ توحید مثل پہاڑوں کے مضبوط اور قائم تھے۔ ان کی نسبت ان میدانوں سے دریافت کر انہوں نے ہر رزم گاہ میں جو مظاہرہ شجاعت کیا وہ کیسا تھا۔

129

وَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلُ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

حنین و بدر و احد کے غزوات سے پوچھ کہ یہ کافروں کے لئے آفت و بلا کے ایام اور بلاء عام کے موسم تھے۔

130 اَلْمُصْدِرِی الْبِیْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰی کُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

اسلام کے بہادر اپنی چمکتی ہوئی تلواریں دشمنوں کے لمبے لمبے سیاہ بادلوں پر مارنے کے بعد سرخ واپس لاتے تھے۔

---

131 وَالْکَاتِبِیْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَکَتْ
اَقْلَامُھُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَیْرَ مُنْعَجِمِ

اسلام کے بہادر سپاہی خطی نیزوں سے لکھتے اور ان کے قلموں (نیزوں) نے کبھی کسی حرف (عضو) جسم کو بلا نقطہ (بلا زخمی) نہ چھوڑا۔

---

132 شَاکِی السِّلَاحِ لَھُمْ سِیْمَا تُمَیِّزُھُمْ
وَالْوَرْدُ یَمْتَازُ بِالسِّیْمَا مِنَ السَّلَمِ

بہادرانِ اسلام پورے مسلح تھے جنکے لئے یہ خاص نشان تھا جو انہیں دوسروں سے اسطرح ممتاز کرتا تھا جسطرح گلاب ببول کے درخت سے ممتاز ہوتا ہے۔

133 تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسِبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

نصرت کی بادِ صبا! ان کی بوئے خوش کو تجھ تک پہنچادی ہے پس ہر ایک بہادر کو تو ایسا خیال کر کہ وہ اپنے غلافوں میں ایک شگوفہ ہے۔

---

134 كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِّنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

بہادران اسلام گھوڑوں کی پشت پر سوار ایسے معلوم ہوتے گویا کہ چٹان پر پودا اگا ہوا ہے نہ یہ کہ گھاس یا لکڑی کا گٹھا بندھا ہوا۔

---

135 طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدٰى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

دشمن کے دل خوف سے اڑتے تھے خوفزدہ ہو کر بکری کے بچے اور بہادر سوار میں اسے تمیز دشوار تھی۔

136 وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اور جس شخص کو سرکار ﷺ کی امداد حاصل ہو اگر اس کے سامنے جنگلوں کے شیر بھی آجائیں تو مارے خوف کے دم بخود ہو جاتے ہیں۔

---

137 وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرِ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرِ مُنْقَصِمِ

سرکار ﷺ کے کسی غلام کو نہ دیکھو گے کہ آپ ﷺ کی امداد سے وہ فتح مند نہ ہو اور آپ ﷺ کا مخالف کوئی ایسا نہ ہوگا جو ذلیل اور شکستہ حال نہ ہو۔

---

138 اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِيْ اَجَمِ

سرکار ﷺ نے اپنی امت کو دین کے قلعے میں لے لیا جس طرح جنگل کا شیر اپنے بچے کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

139 كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدَلٍ
فِيْهِ وَكَمْ خَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

کئی بار قرآن مجید نے سرکار ﷺ کے ساتھ مقابلہ کرنے والوں کو نیچا دکھایا اور کئی دفعہ معجزات نے سخت ترین دشمن کو مغلوب کیا۔

---

140 كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْاُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّادِيْبِ فِي الْيُتُمِ

کافی ہے تجھ کو حضور ﷺ کا وہ علم جو بغیر پڑھے ابتدائے زمانے سے ایام تبلیغ تک ظاہر ہوا کہ بذاتِ خود معجزہ ہے۔

فصل نہم : طلب مغفرت حضور ﷺ

141 خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ اَسْتَقِيْلُ بِهٖ
ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

میں نے سرکار ﷺ کی مدحت کر کے اس ذریعے اس عمر کے گناہوں کی معافی طلب کی ہے جو شعر گوئی اور اہل دنیا کی خدمتوں میں ضائع ہوئی۔

142 إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ
كَاَنَّنِيْ بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

ان دونوں باتوں یعنی شعر گوئی اور خدمت اہل دنیا نے میری گردن میں ایسی بدھی ڈالی ہے جس کے انجام سے خوف زدہ ہوں اور سمجھتا ہوں کہ ان گناہوں کا ہار ڈال کر میں اس صدقے کے جانور کے مشابہ ہوں جو پٹہ ڈال کر ذبح کو لے جایا جاتا ہے۔

---

143 اَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَّلْتُ اِلَّا عَلَى الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

ہر دو حالت میں بچپن کے خیالات فاسدہ کے تابع رہا اور میں نے گناہوں اور پشیمانی کے سوا کچھ حاصل نہ کیا۔

---

144 فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِيْ فِيْ تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

افسوس میری جان خسارے میں گئی کہ اس نے دنیا چھوڑ کر دین نہ خریدا اور نہ خریدنے پر غور کیا۔

145 وَمَنْ يَبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ

يَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمٖ

جس شخص نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالا تو کچھ شک نہیں کہ اس نے بیع اور سلم دونوں میں بہت بڑا نقصان اٹھایا ہے۔

---

146 اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ

مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمٖ

میں اگرچہ گناہ کا مرتکب ہوتا رہا ہوں پر میرا وہ تعلق جو سرکار ﷺ سے ہے ہرگز قطع نہیں ہوسکتا اور نہ میری امید کی رسی کٹ سکتی ہے۔

تین مرتبہ پڑھیں

147 فَاِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ

مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمٖ

کیوں کہ میرا نام محمد ہے مجھے میرے حضور ﷺ کے حضور میں امن لازمی ہے کیوں کہ حضور ﷺ تمام دنیا سے ایفائے عہد میں برتر ہیں۔

148 اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّۃَ الْقَدَمِ

اگر سرکار ﷺ میرے مرنے کے بعد میرے دستگیر نہ ہوں تو کہنا کہ اے (اپنے آپ کو) قدم پھسلے ہوئے ذلیل۔

---

149 حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرِمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ
اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

سرکار ﷺ کی شانِ کرم اس سے منزہ ہے کہ ان کے در پر سائل جو امیدوار آجائے وہ بخشش حاصل کئے بغیر بے نیل و ملام واپس لوٹ آئے۔

---

150 وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَائِحَہٗ
وَجَدْتُّہٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزِمِ

جب سے میں نے افکار میں سرکار ﷺ کی نعت گوئی لازم کی میں سمجھتا ہوں میں نے بہترین جائے پناہ لی۔

151 وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

آپ ﷺ کی فیاضی کسی خاک آلودہ ہاتھ کو نہیں چھوڑتی کیونکہ بارش ٹیلوں پر بھی پھول کھلایا کرتی ہے۔

---

152 وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

میں اس نعمت سے دنیا کی اس متاع کی خواہش نہیں رکھتا جسکو زہیر بن ابی سلمٰی (مشہور شاعر) کے ہاتھوں نے سنان بن ہرم کی تعریف کے صلے میں حاصل کیا۔

تین مرتبہ پڑھیں

فصل دہم : مناجات وحاجات

153 يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے بہترین کریم عالم آپ کے سوا کوئی جگہ نہیں جہاں پناہ لوں مصیبت کے عام نزول کے وقت۔

154 وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللهِ جَاهُكَ بِيْ
إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

حضور ﷺ کی عظمت وشان کی پناہ میرے واسطے تنگ نہ ہوگی بروزِ قیامت منتقم حقیقی کے نام سے اپنی شان ظاہر فرمائیں گے۔

---

155 فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

آپ ﷺ کے خوان جود وکرم سے دنیا ہے اور اس کی ضد یعنی آخرت کا وجود اور لوح وقلم کے علم آپ ﷺ کے دائرہ معلومات کا ایک جز ہے۔

---

156 يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اے نفس! اس خیال سے کہ تیرے گناہ بڑے ہیں ناامید نہ ہو کیوں کہ مغفرت کے لئے گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ دونوں برابر ہیں۔

157

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِي عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

اس میں شک نہیں ہے کہ اللہ عزوجل جب اپنی رحمت کو تقسیم کرے گا تو رحمت گناہگاروں کے حصے میں بقدر گناہ آئے گی۔

158

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَّدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

الٰہی اپنی بارگاہ میں یوم حشر میری امید کے خلاف نہ کر اور میرا اعمال نامہ مغفرت حاصل کرنے والوں سے کاٹ کر منقطع نہ کر۔

159

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

الٰہی اپنے بندے پر دین و دنیا میں رحم فرما کیوں کہ اس کا صبر اتنا کمزور ہے کہ جب مصائب و آلام کا سامنا ہو تو یہ بھاگ جاتا ہے یعنی جاتا رہتا ہے۔

160 وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمٖ

خدایا اپنی دائمی رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ سرکار ﷺ پر ہر وقت برستے رہیں۔

---

161 وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمٖ

خدایا حکم دے کہ رحمت دائمی کے بادل حضور ﷺ کی آل واصحاب وتابعین پر برستے رہیں۔ جو پرہیزگار کا برگزیدہ اوصاف تحمل وشرافت والے ہیں۔

---

162 مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا
وَّاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمٖ

تیری رحمت نازل ہوتی رہیں جب تک باد صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلاتی رہیں اور جب تک اونٹوں کو شتربان اپنے نغموں سے مست کرتا رہے۔

163 ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ

وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم سے جو فضل و کرم والے ہیں۔

---

164 یَارَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا

وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

اے میرے رب مصطفٰے کریم ﷺ کے صدقے ہمارے مقاصد ہم تک پہنچا دے اور بخش دے گناہ سابقہ کو اے بے حساب کرم کرنے والے۔

---

165 فَاغْفِرْ لَنَا شِدِّهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

سَاَلْتُکَ الْخَیْرَ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

اے اللہ تو اس قصیدے کے مرتب کرنے والے اور پڑھنے والے کی مغفرت فرمائیں نے تجھ سے بھلائی کا سوال کیا اے جود و کرم والے۔

166 يَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً
وَّحُسْنَ خَاتِمَةٍ يَّا مُبْدِئَ النِّعَمِ

اے میرے رب ہم سب تجھ سے مغفرت واچھے خاتمے کے طلبگار ہیں اے نعمتوں کو پیدا کرنے والے۔

---

167 وَاغْفِرْ اِلٰهِیْ لِکُلِّ الْمُسْلِمِیْنَ بِمَا
یَتْلُوْهُ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَفِی الْحَرَمِ

بخش اے میرے پروردگار ان تمام مسلمانوں کو اس (قرآن مجید) کے وسیلہ سے جسے وہ مسجد اقصیٰ وحرم شریف میں پڑھتے ہیں۔

---

168 بِجَاهِ مَنْ بَیْتُهٗ فِیْ طَیْبَةٍ حَرَمٌ
وَاِسْمُهٗ قَسَمٌ مِّنْ اَعْظَمِ الْقَسَمِ

اور اس ذات پاک کا صدقہ، تو ان کی مغفرت فرما جن کا گھر مدینۂ اقدس میں ہے جو حرم ہے اور جن کا مقدس نام بڑی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

169 وَهٰذِهٖ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِيْ بَدْءٍ وَّفِيْ خَتَمِ

اور یہ پسندیدہ بردہ ختم ہوا اور تمام محامد اللہ کے لئے ابتداء واختتام میں۔

---

170 اَبْيَاتُهَا قَدْ اَتَتْ سِتِّيْنَ مَعْ مِائَةٍ
فَرِّجْ بِهَا كَرْبَنَا يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

اس بردہ شریف کے ایک سو ساٹھ اشعار ہیں۔ اس قصیدے کی برکت سے ہمارے مصائب وآلام کو دور فرما۔ اے بے حساب فضل وکرم کرنے والے۔

قصیدہ ختم کر کے یہ دعا پڑھی جائے

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِيْ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ فَلَا اَهْلِكُ وَاَنْتَ رَجَائِيْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ

وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ

بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَةٍ شُكْرِيْ

فَلَمْ يَحْرُمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّةٍ

صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَّاٰنِيْ عَلَى

الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا وَّيَا ذَا النَّعْمَآءِ الَّتِيْ

لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِيْ

نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَالْجَبَابِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ

حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ

فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اٰمِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

AZAD PUBLISHERS 56, URDU BAZAR KARACHI - 74200 PAKISTAN
☎: 32631839,32620178 FAX : (92-21) 32627659 E-mail : azadpublishers@gmail.com
آزاد پبلشرز